© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

"لہوالحدیث" کی تشریح اور افسانہ و ناول

نعیم صدیقی

سوال: تفہیم القرآن پڑھتے ہوئے یہ مقام سامنے آیا کہ:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ

"اور انسانوں ہی میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کلامِ دلفریب خرید کر لاتا ہے۔"

مولانا نے افسانے اور ناول لَهْوَ الْحَدِيْث کے زمرے میں رکھے ہیں، مگر اگر ناول نسیم حجازی کے لیے جائیں یا اسلم راہی کے اسلامی تاریخی ناول، تو سوچ اور ہو جاتی ہے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے، اسلم راہی کا ایک بھی نہیں اور نسیم حجازی کے دو ناول پڑھے ہیں۔ میری زندگی پر ان دو ناولوں نے کچھ انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ نہ صرف ہیرو بلکہ تمام مسلمانوں کا کردار اور کچھ مسلمانوں کی غداریاں واضح ہوتی ہیں۔ مختلف زاویوں سے زندگی کے مختلف پہلوؤں کی اصلاح نظر کے سامنے آتی ہے۔ پھر ہیرو کا وقار، اس کا کردار، اس کی شخصیت بالکل مردِ مجاہد، مردِ قلندر، مردِ درویش کی طرح ہوتی ہے۔ اگر انہیں اپنا آئیڈیل بنائیں تو زندگی دوسرے لوگوں سے مختلف ہو جاتی ہے۔ میں نے ایک "قافلۂ حجاز" اور ایک "شاہین" ناول پڑھا ہے۔ مجھ پر گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ پھر یہ ہیرو بالکل اقبالؒ کے اشعار جو مسلم نوجوان کے لیے کہے گئے ہیں، کی صحیح عکاسی کرتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب تحریک اسلامی کے اپنے لٹریچر میں ناول بھی براجمان ہے اور افسانے بھی دھرنا مار کر بیٹھے ہوئے ہیں تو پھر تفہیم القرآن جلد چہارم سورۃ لقمان صفحہ ۸ پر جب کلام دلفریب کی شرح یا تفسیر پڑھی جاتی ہے اور وہ یہ کہتی ہے کہ اور بھی بہت کچھ ہے، مگر ناول اور افسانہ بھی لہو الحدیث کے زمرے میں آتے تو قرآن کا شیدائی، قاری یہ پڑھتا ہے تو اس کا ذہن آپ کے اس جواز پر نہیں جاتا کہ اگر ناول اچھے لکھے ہوئے ہوں یا افسانے اصلاحی ہوں تو کچھ حرج نہیں پڑتا۔ وہ تو سیدھا سادا سا اعتراض جڑ دے گا کہ دیکھیے اس جماعت کے امیر نے تفہیم القرآن میں جو کچھ لکھا اس کے پیروکار اس کے خلاف اپنی تحریروں میں ناول اور افسانے پڑھتے بھی ہیں اور لکھتے بھی ہیں۔

اس کی وضاحت کریں۔

جواب:۔ خط ملا۔ آپ کے اندر دین سے جو لگاؤ ہے اور جس طرح کا جذبۂ تلاشِ حق ہے، خدا اس میں برکت دے اور آپ کو صدق و صواب کے راستے پر چلنے کی توفیق دے۔

آپ نے تفہیم القرآن میں سورہ لقمان کی آیت ۶ کے ترجمے کا حوالہ دے کر اپنا اشکال پیش کیا ہے۔ اس سلسلے میں پہلا ضروری امر یہ تھا کہ آپ آیت کے اصل مدعا کو سمجھنے کے لیے اس کے اہم اجزا پر غور کرتے۔ مثلاً "لہو الحدیث" خرید کر لانے کا مقصد یہ بتایا کہ "لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ"۔ یعنی مطلوب اللہ کی راہ سے بھٹکانا ہو، کتابِ حکیم کی طرف سے توجہ ہٹانا ہو۔ پھر الفاظ ہیں "بغیر علم" کے۔ وہ دین یا اللہ کی راہ یا کتابِ حکیم کا علم بھی نہ رکھتا ہو کہ سوچ سمجھ کر اس نے فیصلہ کیا ہو کہ "کتابِ حکیم" سے اس کا اہم کردہ "لہو الحدیث" زیادہ گراں قدر ہے۔ پھر الفاظ ہیں وَیَتَّخِذَھَا ھُزُوًا۔ مراد یہ کہ وہ "سبیل اللہ" کا مذاق اڑاتا ہے۔ آخرِ کلام یہ کہ ایسے لوگوں کے لیے عذاب مہین ہے۔

پھر صاحب تفہیم القرآن کے حواشی سے اگر استفادہ کیا جائے تو چند اہم باتیں سامنے آتی ہیں:

ا۔ لہو الحدیث خریدنے کا مطلب یہ بھی لیا جا سکتا ہے کہ وہ شخص حدیثِ حق کو چھوڑ کر حدیثِ باطلہ کو اختیار کرتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲ — اُن باتوں کی طرف راغب ہوتا ہے جن میں اس کے لیے نہ دنیا میں کوئی بھلائی ہے نہ آخرت میں۔

۳ — نضر بن حارث نے قریش کے لوگوں سے کہا کہ جس طرح تم اس شخص (نبی اکرمؐ) کا مقابلہ کر رہے ہو۔ اس سے کام نہ چلے گا...... ٹھہرو! اس کا علاج میں کرتا ہوں...... اُس نے قصہ گوئی کی مجلسیں برپا کرنا شروع کیں...... اس مقصد کے لیے گانے والی لونڈیاں بھی خریدی تھیں۔

متذکرہ ساری باتوں کو سامنے رکھیں تو یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ قصّے کہانیاں اور لہو و لعب کی باتیں مراد ہیں جو دعوت الی اللہ اور تعلیم قرآن کے فروغ میں خلل ڈالیں اور انسان کو خواہشات و لذات کی دُنیا میں گم کر دیں۔ یہاں حملہ ان کے خلاف ہے۔ ورنہ فی نفسہٖ اگر شاعری یا قصہ کہانی کا سلسلہ یکسر ممنوع ہوتا تو نہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حسان بن ثابت کو منبر پر بٹھا کر ان سے شعر پڑھواتے اور نہ ازواجِ مطہرات کو حدیث خرافہ جیسے قصّے سُناتے۔

خود مولانا مودودیؒ نے ادب کے متعلق جو انٹرویو دیئے اور جو تقریریں کیں وہ اگر آپ کے سامنے ہوں تو آپ کو معلوم ہو کہ وہ ادبیات کو تین حصوں میں تقسیم کرتے تھے۔ ایک کافرانہ ادب، دوسرا جائز ادب، تیسرا اسلامی ادب۔ مشرقی پاکستان کے بیت المکرم میں ایک ملحہ آزمائش میں انہوں نے فرمایا تھا کہ کاش کہ یہاں کے لوگوں کے لیے اقبال کی شاعری اور نسیم حجازی کے ناولوں کے ترجمے کیے گئے ہوتے۔

ادب ایک عظیم قوت ہے جسے دُنیا کی مختلف قوموں نے استعمال کیا ہے اور خاص طور پر آج کے زمانے میں جتنے بڑے اور منظم پیمانے پر کمیونسٹوں نے اپنے نظریات اور اپنی تحریک کا راستہ بنانے کے لیے شعر و افسانہ سے کام لیا ہے، اس کو دیکھنے کے بعد مسلمان قوتوں کا ادب کی طاقت سے غافل ہو کر بیٹھ رہنا اپنے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کے مترادف ہے۔

ادب کی بحثیں آج کہاں سے کہاں پہنچ گئیں۔ لیکن آپ اور دوسرے بے شمار بھائی ابھی تک ان سوالات میں اُلجھے ہوئے ہیں کہ کہانیاں جائز ہیں یا ناجائز؟ اور کیا کوئی مسلمان افسانہ یا ناول لکھ سکتا ہے؟

© rasailojaraid.com